طلبِ علم کے لیے ہمارے اسلاف کی قربانیاں 2

آج ہم ماضی کا ایک ورق پلٹنے جا رہے ہیں۔ لیکن یہ کوئی بورنگ ہسٹری کلاس نہیں ہے۔ یہ ان سپر ہیروز کی کہانی ہے جن کے پاس کوئی سپر پاور نہیں تھی، سوائے ایک چیز کے: بلند ہمت!

ہمارا موضوع ہے "طلبِ علم کی راہ میں اسلاف کی قربانیاں"۔

اس سے پہلے کہ آپ سوچیں کہ "یہ تو پرانے زمانے کی باتیں ہیں، ہمارا اس سے کیا تعلق؟"، میں آپ سے ایک سوال پوچھتا ہوں:

5G، Wi-Fi اور ChatGPT کے دور میں رہنے والے ہم نوجوان، اور موم بتی کی روشنی میں کتابیں لکھنے والے امام بخاری... کیا ہم ایک ہی ریس میں ہیں؟

آئیے دیکھتے ہیں۔

علم کا سٹیٹس: یہ اتنا اہم کیوں تھا؟

سب سے پہلے، ہمارے اسلاف نے علم کے لیے یہ سب کچھ کیوں کیا؟ کیا وہ پاگل تھے؟ نہیں۔ انہوں نے علم کی "ویلیو" کو سمجھا تھا۔ اللہ نے قرآن میں خود فرمایا:

"يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ" (سورہ المجادلہ، آیت: 11) ترجمہ: "اللہ تم میں سے ایمان والوں کے اور ان کے جنہیں علم دیا گیا، درجات بلند کرے گا۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علم کا راستہ سیدھا جنت کا راستہ ہے۔ (صحیح مسلم)

جب آپ کو معلوم ہو کہ ایک راستے کے آخر میں جنت ہے، تو کیا آپ اس راستے کی مشکلوں کی پروا کریں گے؟ انہوں نے نہیں کی۔

اسلاف کی قربانیاں VS ہمارے چیلنجز: ایک تلخ موازنہ

آئیے ایک موازنہ کرتے ہیں جو شرمندہ ہونے کے لیے نہیں، بلکہ حوصلہ پانے کے لیے ہے۔

ان کا چیلنج: ایک حدیث سننے کے لیے مہینوں پیدل سفر کرنا۔
ہمارا چیلنج: ایک 30 منٹ کا آن لائن لیکچر بغیر بور ہوئے سن لینا۔

ان کا چیلنج: کتابیں خریدنے کے لیے گھر کا سامان بیچ دینا، بھوکا رہنا۔
ہمارا چیلنج: فون میں موجود ہزاروں مفت کتابوں میں سے ایک کو کھول کر پڑھ لینا۔

ان کا چیلنج: راتوں کی نیند اور دن کا آرام قربان کرنا۔
ہمارا چیلنج: Netflix کی اگلی قسط، TikTok کی اگلی ریل اور گیم کا اگلا لیول قربان کرنا۔
فرق واضح ہے، ہے نا؟

چند حقیقی کہانیاں، آپ کے اور میرے لیے!

1. The Ultimate Explorer - امام بخاری رحمہ اللہ:

تصور کریں، آپ کو صرف ایک حدیث کی تحقیق کے لیے دہلی سے حیدرآباد تک کا سفر کرنا پڑے۔ امام بخاری نے صرف ایک حدیث کی تحقیق کے لیے سینکڑوں میل کا سفر کیا۔ ان کے پاس نہ گوگل تھا، نہ ویکیپیڈیا۔ ان کا سرچ انجن ان کے قدم تھے اور ان کا ڈیٹا بیس ان کا حافظہ!

2. The Investor - امام مالک رحمہ اللہ:

آج ہم کورسز اور ڈگریوں پر لاکھوں لگاتے ہیں۔ امام مالکؒ نے علم حاصل کرنے کے لیے اتنے پیسے خرچ کیے کہ انہیں اپنے گھر کی چھت کی لکڑیاں بیچنی پڑیں۔ انہوں نے علم میں انویسٹ

کیا، اور آج ایک ہزار سال بعد بھی پوری دنیا ان کی انویسٹمنٹ سے فائدہ اٹھا رہی ہے۔

اب خود سے پوچھیں: کیا ہمارا علم گوگل سرچ سے آگے بڑھتا ہے؟

21ویں صدی کی قربانی: آپ کا جہاد کیا ہے؟

میرے دوستو!

آپ کو علم کے لیے عراق اور شام کا سفر نہیں کرنا۔

آپ کو کتاب کے لیے بھوکا نہیں رہنا۔

- آج کے دور میں علم کے لیے سب سے بڑی قربانی جانتے ہیں کیا ہے؟
- اپنے اسمارٹ فون کو سائیڈ پر رکھنا۔
- فضول نوٹیفیکیشنز کو بند کرنا۔
- Digital Distractions اور اپنی سستی (Laziness) سے لڑنا۔
- اپنے نفس کو یہ کہنا کہ "بس، اب 15 منٹ صرف پڑھائی کرنی ہے۔"
- یہی آپ کا سفر ہے، یہی آپ کا جہاد ہے۔

آئیے خود سے کچھ سوال کریں:

- اگر امام بخاری آج زندہ ہوتے تو کیا وہ اپنا وقت ٹک ٹاک پر ضائع کرتے؟
- کیا ہم علم شہرت (fame) اور سوشل میڈیا پر دکھاوے کے لیے حاصل کر رہے ہیں یا اللہ کے لیے؟

اصل مقصد کیا ہے؟ The Big Why!

یاد رکھیں، علمِ دین حاصل کرنا کوئی اکیڈمک ڈگری نہیں ہے۔ یہ اللہ سے ملاقات کی تیاری ہے۔ یہ اپنے رب کو جاننے اور پہچاننے کا سفر ہے۔ اگر ہمارے اسلاف نے اس راستے میں اپنا سب کچھ قربان کر دیا، تو کیا ہم اپنا تھوڑا سا وقت، اپنی تھوڑی سی نیند اور اپنا کمفرٹ زون قربان نہیں کر سکتے؟

آج سے شروع کریں: آپ کے لیے عملی اہداف (Action Steps)

باتوں سے کچھ نہیں ہوتا۔ آئیے آج سے کچھ عملی کام شروع کریں:

- صرف 10 منٹ کا اصول: روزانہ صرف 10 منٹ قرآن کا ترجمہ یا کسی مستند اسلامی کتاب کا مطالعہ کریں۔
- ہفتہ وار بوسٹ: ہفتے میں کم از کم ایک علمی لیکچر سنیں، چاہے آن لائن ہی ہو۔
- علم کو شیئر کریں: کوئی اچھی بات سیکھیں تو اسے دوستوں کے ساتھ شیئر کریں۔
- ایک عالم سے جڑیں: کسی عالم سے رابطہ کریں اور ان سے رہنمائی لیں۔

آخری بات (The Punchline)

یاد رکھیے گا:

ہمارے اسلاف نے علم کے لیے دنیا کا سفر کیا،
ہمیں علم کے لیے صرف اپنے نفس سے لڑنا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اسلاف کے نقشِ قدم پر چلنے اور علمِ نافع کے حصول کے لیے ہر قسم کی قربانی دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين.